

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تَقْوِيَّةُ الْإِيمَانِ

تأليف

إِشَاهُ إِسْمَاعِيلَ الشَّهِيدِ الدَّهْلَوِيِّ

تَصْحِيحٌ وَتَقْدِيرٌ

مختار احمد ندوی

ناشر

اسلامی اکادمی

اُردو بازار، لاہور۔ پاکستان

تقویۃ الایمان مصنفہ مولوی محمد اسماعیل دہلوی ص ۲۸، ۲۹، ۳۰-۴۲

ص ۱- ”سہر مخلوق بڑا ہوا چھوٹا، وہ اللہ کی شان کے آگے چار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔“

ص ۲۸- ”جس کا نام محمد یا علی ہے، وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔“

” ۳۸- ”انبیاء اولیاء فرقہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔“

” ۳۹- ”حضور علیہ السلام گنوار کی بات سن کر مار سے دہشت کے بے حواس ہو گئے۔“

” ۴۲- ”آسان آپس میں بھائی بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو، وہ بڑا بھائی ہے۔ سواس کی

بڑے بھائی کی سی تعظیم کی جاتے۔“

” ۴۲- ”یعنی میں بھی ایک دن مرکز میں ملنے والا ہوں۔“

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق اس انداز بیان کو کیا کہا جائے گا؟ علماء اختلاف ہی اس

بات پر ہے کہ یہ حضرات سب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بات کرتے ہوئے ٹھہر کر سوچنا تو بجائے خود

الفاظ کے استعمال میں تنہا رعایت بھی نہیں برتتے، جتنی وہ اپنے اساتذہ کے یہ برتتے ہیں، اگر یہ انداز بیان گستاخانہ نہیں ہے، تو پھر ہمیں گستاخی کی تعریف بھی نئی وضع کرنی پڑے گی۔

ملاحظہ فرمائیے تقویۃ الایمان کی عبارات کا عکس،

ہائش قصوی

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ



بابتام سید عبد العظیم اینڈ سنر ناشران و تاجران کتب
مالکان

مطبع عینی اندرون لوہاری دروازہ

لاہور طبع گردید

(آفتاب عالم پور)

مطبع عینی اندرون لوہاری دروازہ پورٹ کتب لاہور

اور ایک تفسیر یہی اس دھبہ کی ہیں کہ جن میں بغاوت نکلتی ہے جیسے کسی امیر یا وزیر یا جو دھری قانون کو
کو باجوہ مٹے چار کو بادشاہ نہادے یا اس کے واسطے تاج و تخت تیار کرے تاکہ اس کے عین مل جمانی ہوے
یا اس کے پیش بادشاہ کا چکر کرے یا اس کے لئے ایک نیشن کا منہ اوسے اور بادشاہ کی طرح نذر دیوے یہ تفسیریں
سب تفسیروں سے بڑی ہیں اس کی منزل مقرا سکون ہو چکی ہے اور جو بادشاہ اس سے غفلت کرے اور ایوں کو نذر
نہ دیوے اس کی بادشاہت میں قصور ہے چنانچہ عقلمند لوگ ایسے بادشاہ کو بے غیرت کہتے ہیں سو اس مالک ملک
شاہنشاہ و غور سے ڈرنا چاہئے کہ پرے سے کا دور کرنا ہے اور دوسری ہی طریت سود و مشرکوں کے کیا گفت
کرینگا اور کسی طرح ان کی تہذیب و انکسار سب ملالوں پر محبت کرے اور اگر مشرک کی آفت سے بچا جائے۔ آمین علی
اللہ تعالیٰ و اذ قال لقمن کونینہ و هو لیطعمہ لیبتی لا تشربک باللہ لایاق البشرک نکلمہ علیہ
ترجمہ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے نبی سورۃ لقمان میں جب کہ لقمان نے اپنے بیٹے کو اور نصیحت کرتا تھا اس
کو کہ اسے بیٹے میرے ملت شریک بنا اللہ کا بیشک شریک بنا تا بڑی بے انصافی ہے و فی انبی اللہ تعالیٰ
نے لقمان کو عقلمندی دی تھی سو انہوں نے اس سے سمجھا کہ بے انصافی یہی ہے کہ کسی کا حق اور کسی کو کچل دینا
اور جس نے اللہ کا حق اس کی مخلوق کو یا تو بڑے سے بڑے کا حق یا بزرگ سے ذلیل کو یا جیسے بادشاہ کا
تاج ایک ہمارے سر پر رکھ دینے اس سے بڑی بے انصافی کیا ہوگی اور انھیں یہاں یاد دلانا چاہئے کہ ہر مخلوق
بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے ہمارے تعجبی ذلیل ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے جیسے شرع
کی راہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شریک سب سے بڑا گناہ ہے ایسی ہی عقل کی راہ سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ شریک
سب جہوں سے بڑا عیب ہے اور یہی حق ہے اس واسطے کہ دوسری میں بڑے سے بڑا عیب بھی ہے کہ اپنے
بڑوں کی بے ادبی کرے سو اللہ سے بڑا کوئی نہیں اور شریک اس کی بے ادبی ہے و قال اللہ تعالیٰ و ما
اؤسلنا من قبلک منی رسول الا کوین الیہ ائہ الا اننا ناعبد ذن ط ترجمہ ایا اللہ تعالیٰ
نے نبی سورۃ انبیاء میں اور نہیں بھیجا ہم نے تجھ سے پہلے کوئی رسول مگر کہ اس کو بھی حکم سب کا شریک ہاں تو ان
کو کوئی ماننے کے لائق نہیں سو ان سے میرے سونہ کی کر دیری ف یعنی جتنے بغیر کرتے سورہ اللہ کی طرف سے
یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو مانے اور اس کے سوائے کسی کو نہ مانے اس آیت سے معلوم ہو کہ اگر کسی نے اور جو حکم سب جہوں
میں ہے سو یہی راہ نجات کی ہے اسکے سوائے اور سب راہیں غلط ہیں و آخر مصلحت ابی مؤمن و قد ربحی اللہ
نکال غنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالیٰ انما اخلق البشر کما بعین البشرک من یک
صلواتکم علیہ فیہ معنی غیری نوکند و شریک و انا بیہ بری ترجمہ سورۃ شوریہ کے اہل بائیں میں کھائے سلم نے ذکر کیا
کہ فعل کیا ابوہریرہ نے کہ کبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ میں بڑا بے پرواہوں سا بھیوں میں
سا جیسے سے کوئی کرے کچھ کام کرنا بھی کرے اس میں میرے ساتھ اور کسی کو میں چھوڑ دیتا ہوں اس کو اور اس کا جیسے
کو اور میں اس سے بے پرواہوں و فی ایسے میں طرح ادلوگ اپنی مشرک چیز اس میں تقسیم کر لیتے ہیں سو میں بھی نہیں کرتا

حرام ہو بلکہ انہی بات کا ذکر ہے کہ کسی مخلوق کے نام پر جان کوئی جانور شہید کیا کرے گا زمیندار احمد کبیر کی ہے یا یہ
بکرا شیخ سعدی کا ہے سو وہ حرام ہو جائے پھر کوئی جانور مرنے یا ایوان کسی مخلوق کے نام کا ذکر کیجئے ولی کا یا بی نابیب
کا یا دلہ کے کا بھوت کا یا پیر کی سب حرام ہے اور ناپاک کرنے والے پر شرک ثابت ہو جاتا ہے وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى
يَا صَاحِبِي اتَّبِعْنِي عَزَائِبَاتٌ تَتَّبِعُكَ فَوَيْلٌ لَكَ مِنَ النَّارِ إِذَا أَقْبَلَتْ فَأَسَدٌ يَأْكُلُكَ وَإِذَا دَارَتْ فَكَلْبٌ يَنْسَحِبُكَ وَأَنْتَ لَا تَعْلَمُ
سَمَاءُ مَتَّعْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآدَامُكُمْ لَعَنَ اللَّهُ فِرْعَوْنَ وَلَعَنَ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ طَرَجِمَہ اور کہا اللہ صاحب یعنی
سورہ یوسف میں کہ حضرت یوسف نے قید خانہ میں اور قیدیوں سے کہا اے فقیروں قید خانے کے کیا کئی مالک
محبے جہ سے بہتر ہیں یا اللہ ایک زبردست نہیں مانتے ہو تم دوسرے اس کے کر کئی ناموں کو کہ ٹھہرائے میں تم
نے اور تباہ ہے آپ دادوں نے نہیں آناری اللہ نے انکی کچھ سزا نہیں سکھ کسی کا سوا اے اللہ کے اس نے
تو یہی حکم کیا ہے کہ کسی کو اس کے سوا لے موت یا زہری ہے دین غضبہ مگر اکثر لوگ نہیں جانتے وہ اپنے اول
و ظلام کے حق میں کبھی مالک ہونے بہت نقصان کرتا ہے بلکہ ایک مالک زبردست چاہے کہ سب عباد ہو سکی پوری
کرتے اور سب کا وہ بار اس کے ہاں دوسرے یہ کہ ان مالکوں کی کچھ حقیقت بھی نہیں وہ کچھ چیز اصل
میں نہیں ہیں بلکہ آپ ہی لوگ خیال بانہدہ لیتے ہیں کہ بیحد برتاؤ کسی اور کے اختیار میں ہے اور دائرہ کا ناکی
اور کے اور اولاد کوئی اور دیتا ہے اللہ ندرستی کوئی اور پھر آپ ہی ان کے نام ٹھہرا لیتے ہیں فلا نے کام کے
مختار کا نام یہ اور فلا نے کا یہ پھر آپ ہی ان کو مانتے ہیں اور ان کا مول کی وقت پکارا ہے میں پھر اس طرح ایک تیس
یہ رسم جاری ہوتی ہے حالانکہ وہ سب معنی اپنے غلط خیالات میں ہیں کچھ انکی حقیقت نہیں وہاں خدا کے سوا
کوئی اور نہ کسی کا یہ نام اگر کسی کا یہ نام ہے لو اسکو کسی کا وہ دبا رہیں کچھ حل نہیں سو بہت خیال ہی خیال ہے اس نام
کا کوئی شخص وہاں مالک اور مختار نہیں ہوا ان کا مول کا مختار ہے اس کا نام اللہ ہے محمد یا علی نہیں اور بکا نام محمد
یا علی ہے وہ کسی پر مختار نہیں ہو لیا شخص کو اس کا نام محمد یا علی ہوا اور اس کے اختیار میں عالم کے سب کار و بار ہوں
اس حقیقت میں کوئی شخص نہیں بلکہ محض اپنا خیال ہے سو اس قسم کے خیال بانہدہ نے اللہ نے تو حکم نہیں دیا
اور کسی کا حکم اس کے مقابل معتبر نہیں بلکہ اللہ نے تو ایسے خیال بانہدہ سے منع کیا ہے اور وہ کون ہے کہ اس
کے کہنے سے ان باتوں کا اعتبار دے یہی اصل دین ہے کہ اللہ ہی کے حکم پر چلتے اور کسی کا حکم ان کے مقابل میں
ہرگز نہ مانے لیکن اکثر لوگ یہ راہ نہیں چلتے بلکہ اپنے پیروں کی رسموں کو اللہ کے حکم سے مقدم سمجھتے ہیں اس بات
سے معلوم ہوا کہ کسی کی راہ و رسم کو اتنا اور اسی کے حکم کو اپنی منہ سمجھنا یہ بھی انہیں باتوں میں سے ہے کہ فاس
اللہ نے اپنی تعلیم کے واسطے مقرر کیا ہیں پھر جو کوئی یہ عبادہ کسی مخلوق سے کرے تو اس پر بھی شرک ہے۔ سو ہوتا ہے
تو اللہ کے پہنچنے کی راہ زندوں تک رسول ہی کی خبر دینا ہے سو جو کوئی کسی اللہ کے یا محمد کے یا غوث و قطب کا یا ولی
و شاخ کے یا باب دادوں کے یا کسی بادشاہ و وزیر کے یا پادری و دیوتہ کی بات کو اور ان کی راہ و رسم کو

اپنا خیال اور وہ بھی دوڑا اسکے پھر کسی کام میں دخل کرنے کی اور اسکی سلطنت میں ہاتھ ڈالنے کی تو کس کو قدرت ہے وہ خود مالک الملک بغیر لشکر اور فوج کے اور بغیر کسی وزیر اور مشیر کے ایک آن میں کروڑوں کا کام کرتا رہتا ہے وہ کسی کے دربار و سفارش کرے اور کسی کا منہ کرے اس کے سامنے کسی کام کا بخاندان کے بیٹھے

سبحان اللہ اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے

منہ سے اتنی بات سنے ہی مارے و پشت کے پھر اس ہو گئے اور عرض سے خوش تک سوا اللہ کی عظمت بھری

ہوئی ہے بیان کرنے لگے پھر کیا کہنے ان لوگوں کو کہ اس ملک الملک سے ایک بھائی بندی کا رشتہ یا

دوستی آشنائی کا سا علاقہ سمجھ کر کیا کیا بڑھ بڑھ کر باتیں کرتے ہیں کوئی کہتا ہے کہ میں نے اپنے رب کو

ایک کوٹری کو مول لیا اور کوئی کہتا ہے کہ میں اپنے رب سے دو برس بڑا ہوں کوئی کہتا ہے کہ انور رب

میرے لیے ہے سوا کسی اور صورت میں ظاہر ہو تو میرے اس کو نہ دیکھوں۔ اور کسی نے یہ بیت کہی ہے بیت دل ملا

مہر محمد زین دامن در قابت با خدائے خویش دادم۔ اور کسی نے یہ کہا ہے با خدا و لا زبانش و با محمد و ہوشیار

اور کوئی حقیقت محمدی کو حقیقت الوبیت سے افضل بتاتا ہے، اللہ پناہ میں رکھے ایسی ایسی باتوں سے

کیا اچھی بیت کہی ہے کسی شاعر نے بیت از خدا خدادیم توفیق ادب ہے ادب محمود گشت از فضل رب میں

حدیث سے محرم ہو چکا یہ جو لوگوں میں ایک ختم مشہور ہے کہ اس میں یوں بڑھتے ہیں یا شیخ عبدالقادر جیلانی

شینا بشتہ بیسے اسے شیخ عبدالقادر دوم اللہ کے واسطے یہ لفظ نہ بپا ہوتے ہاں آریوں کے یا اللہ کچھ

وے شیخ عبدالقادر کے واسطے تو بچا ہے عرض کہ ایسا لفظ منہ سے نہ بولے کہ جس سے کچھ بفرس کر

یا بچے ادبی کی آدے کہ اس کی بہت بڑی شان ہے اور بڑا ہے پر و اباد شدہ ہے ایک نکتہ میں پیکر دنیا اور

ایک نکتہ میں نواز دینا اسی کا کام ہے اور یہ بات محض بچا ہے کہ ظاہر میں لفظ ہے ادبی کا بولے اور

اس سے کچھ اور معنی مرادی لئے کہ معا اور پہلی بولنے کی اور بہت جگہ میں کچھ اللہ کی جناب میں ضرور

نہیں کوئی شخص اپنے بادشاہ سے یا اپنے باپ سے ٹھٹھا نہیں کرتا اور جگت نہیں بولتا اس کام کے

واسطے دوست آشنائیں نہ باپ اور نہ بادشاہ آخروج مسلمین عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احب انما یکنہ عند اللہ و عند الرحمن۔

ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الاسامی میں لکھا ہے کہ اسلم نے ذکر کیا کہ فضل کیا ابن عمر نے کہ بغیر خدا نے

فرمایا کہ تمہارے ناموں میں اچھا نام عبداللہ و عبدالرحمن ہے یعنی عبداللہ کے معنی بندہ اللہ

کا اور عبدالرحمن کے معنی بندہ رحمن کا سوا اسی میں داخل ہے عبدالخالق خدا بخش اللہ و یا اللہ و

غرض جس نام میں اللہ کی طرف نسبت نیکی خصوصاً اللہ کے ویسے نام کا ذکر ہو کہ اور کسی کو نہیں ہوتے پیچ

الکود اودد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ابیہ ائہ لئلا فذلانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

من قومہ سمعہ یکنونہ یا ابی الحکمہ فذلانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اللہ

مذہب چاہئے کہ تم کو سجدہ کریں سو فرمایا کہ بندگی کرو اپنے رب کی اور تعظیم کرو اپنے بھائی کی و
یعنی انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اس کے بڑے بھائی کی سی
تعظیم کیجئے اور مالک سب کا اللہ ہے بندگی اس کو چاہئے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیاء و انبیاء

امام و امام زادہ پیر و شہید یعنی جنہ اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز
اور مجاہدے بھائی مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے ہم کو ان کی فرمانبرداری کا حکم ہے ہم
انکے چہرے میں سوان کی تعظیم انسانوں کی سی کرنی چاہئے نہ خدا کی سی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بعض بزرگوں
کو بعض رخصت اور بعضے کا مالواتے میں چنانچہ بعض درگاہوں پر شیر حاضر رہتے ہیں اور بعض پر مانتی اور بعض
پر بھڑیئے مگر آدمی کو اس کی کچھ سند نہ پڑنی چاہئے بلکہ آدمی وہی ہی تعظیم کرے کہ اللہ نے بتائی ہو اور شرع میں
جائز ہو مثلاً قہوں پر بخوار و بنا شرع میں نہیں بتایا سو برگزینے۔ اور کسی کی بڑی کوئی شیر رات دن بیٹھا رہتا
ہو تو اس کی سند نہ پڑے کہ آدمی کو جانور کی ویس نہ کرنی چاہئے اَخْرَجَ الْاَوْدَ عَنْ قَلْبِیْنِ اِنْہِیْ تَنْبِیْ
قَالَ اَتِیْتُ الْجَبْرَةَ فَارَیْتُہُمْ یُحْمَدُوْنَ بَلَدًا زَبَانَ لَہُمْ فَقُلْتُ لِمَ سَمَوْا اللہَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
اَحَقُّ اَنْ یُّسَبَّحَ لَہُ فَاَتِیْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَقُلْتُ رَاٰی اَسْمَیْتُ الْجَبْرَةَ فَہُوَ
اَتِیْتُہُمْ لَیَحْمَدُوْا ذَا لِمَ زَبَانَ لَہُمْ فَاَنْتُمْ اَحَقُّ اَنْ تُسَبَّحَ لَکَ فَقَالَ لَیْ اَدِیْتُ لَوْ مَرَرْتُ بِغَدْرَیْ
اَلَا کُنْتُ تُسَبِّحُ لَہُ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لَا تَعْمَلُوْا اَتُرْجِمُہُ مَسْکُوٰۃً کے باب عشرۃ النساء میں لکھا ہے کہ اولاد
نے ذکر کیا کہ قیس بن سعد نے نقل کیا کہ گلیاں ایک شہر میں جس کا نام حیرہ ہے سو دیکھا میں نے وہاں
کے لوگوں کو کہ سجدہ کرتے تھے اپنے راہ کو سو کہا میں نے البتہ پیغمبر خدا زیادہ لائق ہیں کہ سجدہ کیجئے
ان کو پھر آیا میں پیغمبر خدا کے پاس پھر کہا میں نے کو کیا تھا میں حیرہ میں سو دیکھا میں نے ان لوگوں
کو کہ سجدہ کرتے ہیں اپنے راہ کو سو ہم بہت لائق ہیں کہ سجدہ کریں ہم تم کو تو فرمایا جمع کو بھلا خیال
تو کہ جو لوگ ذرے میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو اس کو کہا میں نے نہیں فرمایا کہ دست کرو ف

یعنی میں بھی ایک دن اگر کسی میں ملے والا ہوں تو کب سجدے کے لائق ہوں سجدہ تو اسی
پاک ذات کو ہے کہ نہ مرے کبھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سجدہ نہ کسی زندہ کو کیجئے نہ
کسی مردہ کو نہ کسی قبر کو کیجئے نہ کسی تھان کو کیونکہ جو زندہ ہے سو ایک دن انے والا ہے اور جو مر گیا سو
کبھی زندہ تھا اور بشریت کی قید میں گرفتار پھر مر کر خدا نہیں بنگیا ہے بندہ ہی بندہ ہے اَخْرَجَ
مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لَا یَقُوْلُوْنَ اَحَدُکُمْ
عَبْدُیَّ اَوْ اَمَتِیْ کَلَّھُمْ عِبْدُ اللہِ وَکُلُّ نَسَاۃٍ کَلَّھُمْ اِمَاعُ اللہِ وَلَا یَقُلُّ الْعَبْدُ لِسَیِّدِہٖ
مَوْلَیْ قَالَتْ مَوَّلَیْہُمْ اللہُ تَعَالٰی

مسکوٰۃ کے باب ۱۱۱۱ میں لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ کوئی